۱۲۔ غزل

تعارفِ شاعر: محمد ابراہیم خلیل ولد مرزا افضل احمد خان اصلاً کابل کے رہنے والے تھے۔ ان کا سن پیدائش ۱۸۹۶ء ہے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم اپنی والدہ سے حاصل کی۔ بعد میں کابل کے 'مدرسہ سراجیہ' میں مکتب کی تعلیم حاصل کی۔ انھوں نے امان اللہ خان غازی کے دوسرے سالِ حکومت میں وزارتِ خارجہ میں بحیثیت کاتب کام کیا اور ایک سال بعد ہندوستان میں افغانی قونصل خانے میں کتابت کی ذمہ داری سنبھالی۔ وہ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ تدریس بھی کرتے تھے۔ وہ خطاطی اور شاعری میں یکساں مہارت رکھتے تھے۔ ان کی کئی نثری اور شعری تصنیفات شائع ہوچکی ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں ان کا انتقال ہوا۔

همتِ مردانه و طبعِ توانگر داشتن
بهتر است از ملك و مال و ثروت و زر داشتن

خوشتر است از بخت و اقبالِ سکندر داشتن
سینه چون آئینه صاف از کینه در بر داشتن

از هزاران کاخ و باغ و قصر و گلشن بهتر است
جای در دلهائی پاكِ اهلِ کِشوَر داشتن

گفتمش شامِ سیاهِ جهل را تدبیر چیست
گفت شمع علم و عرفان را منوّر داشتن

گفتمش مِلّی طریقِ زندگی چون بهتر است
گفت بارِ کس نگشتن بارِ کس برداشتن

(محمد ابراهیم خلیل)

فرهنگ (Glossary)

ثروت	دولت	Wealth
کاخ	محل	Palace
قصر	محل	Palace
کِشوَر	ملک	Country
جهل	جہالت	Ignorance

Exercise / پرسش

۱۔ مناسب جوڑیاں لگائیے۔

Match the following.

الف	ب
همت	سیاه
طبع	سکندر
اقبال	توانگر
شام	مردانه

۲۔ غزل سے درج ذیل الفاظ کی ضد تلاش کر کے لکھیے۔

Write antonyms of the following words.

۱۔ بدتر ۲۔ صبح

۳۔ علم ۴۔ مرگ

۳۔ اس غزل سے مطلع کا شعر لکھیے۔

Write the opening couplet (Matla) from the ghazal.

۴۔ درج ذیل شعر کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the following couplet in Urdu or English.

از هزاران کاخ و باغ و قصر و گلشن بهتر است
جای در دلهائی پاکِ اهلِ کِشوَر داشتن

۵۔ اس غزل میں شاعر نے علم سے متعلق جو مشورہ دیا ہے، اسے اُردو یا انگریزی میں تحریر کیجیے۔

Write the advice/suggestion rendered by the poet about 'knowledge' in this ghazal.

۶۔ ایسا شعر تلاش کیجیے جس میں کہا گیا ہے کہ دل میں کوئی کدورت نہ رکھی جائے۔

Find a couplet from the ghazal which advises not to keep malice in heart.

۷۔ غزل سے صنعت تشبیہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Find a couplet from the ghazal having 'simile'.

۸۔ غزل سے صنعت مبالغہ کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Find a couplet from the ghazal having 'hyperbole'.

۱۳۔ غزل

تعارفِ شاعر : حمید سبزواری کا اصل نام حسین ممتحنی تھا۔ وہ ۱۸۸۷ء میں ایران کے شہر سبزوار میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کے دوران وہ اسکولی کتابوں کے علاوہ غیر درسی کتابوں کا بھی مطالعہ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے چودہ برس کی عمر میں شعر گوئی کا آغاز کیا۔ انھیں شاعری کا شوق والد سے وراثت میں ملا تھا۔ ان کے کلام کے سات مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں 'سرودِ درد، سرودِ سپیدہ، کاروانِ سپیدہ' اور 'یادِ یاراں' اہم ہیں۔ انقلابِ ایران کے رہنما آیت اللہ خمینیؒ نے ان کے دیوان پر مقدمہ لکھا ہے۔ ۱۹۷۵ء میں ایران کے ایک اسپتال میں ان کا انتقال ہوا۔

چه کم داری ای دل که غم داری ای دل   چو غم داری ای دل چه کم داری ای دل
بدین بی نیازی سزد گر بنازی   به جاهی که برتر ز جم داری ای دل
خوشا دردمندی که درمان نجوید   همه درد و درمان به هم داری ای دل
مکن شکوهٔ بی ثباتی زِ دوران   به شکری که نقشِ قلم داری ای دل
نمردند عُشاق و هرگز نه میری   اگر عشق را محترم داری ای دل

صمد را به جان بندگی کن مبادا!
که در آستینت صنم داری ای دل

(حمید سبزواری)

فرہنگ (Glossary)

جم	ایرانی بادشاہ جمشید کا مخفف	Abbreviated name of an Iranian emperor 'Jamshed'
بی ثباتی	فنا ہونا، ختم ہو جانا، ناپائیداری	Instability
دوران	عہد، زمانہ	Era, period, time
مبادا	ایسا نہ ہو، خدا نہ کرے	Not to happen

Exercise / پرسش

۱۔ غزل سے مطلع کا شعر لکھیے۔

Find the opening couplet (Matla) of this ghazal.

۲۔ غزل میں آئے ہوئے قافیوں کو ترتیب سے لکھیے۔

Write Qafiyas of this ghazal in sequence.

۳۔ غزل سے ایسا شعر تلاش کیجیے جس میں دنیا کے فنا ہونے کا ذکر ہے۔

Find a couplet from the ghazal which describes the destruction of this world.

۴۔ شعر کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the couplet in Urdu or English.

صمد را به جان بندگی کن مبادا!
که در آستینت صنم داری ای دل

۵۔ 'نقشِ قلم' اِس ترکیب کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Explain the term 'نقشِ قلم' in Urdu or English.

۶۔ درج ذیل مصرعوں کو غزل کی ترتیب میں لکھیے۔

Rearrange the following verses in proper sequence.

۱۔ به شکری که نقشِ قلم داری ای دل
۲۔ بدین بی نیازی سزد گر بنازی
۳۔ چو غم داری ای دل چه کم داری ای دل
۴۔ اگر عشق را محترم داری ای دل
۵۔ خوشا دردمندی که درمان نجوید

۱۴- رباعیات

تعارفِ شاعر : عمر خیاؔم (۱۰۴۸ء تا ۱۱۳۱ء) : غیاث الدین نام، ابوالفتح کنیت اور خیاؔم تخلص تھا۔ ان کے والد ابراہیم چونکہ خیمہ دوز تھے اس لیے خیاؔم تخلص اختیار کیا۔ انھوں نے نظام الملک طوسی اور حسن بن صباح کے ساتھ تعلیم پائی۔ وہ فلسفے میں بوعلی سینا کے ہمسر تھے۔ وہ مذہبی علوم اور ادب و تاریخ کے فن میں امام اور علمِ نجوم کے ماہر تھے۔ نظامی عروضی سمرقندی جیسے عالم ان کے شاگرد تھے۔

عمر خیاؔم نے مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھیں مگر ان کی رباعیات کو عالمی اور دائمی شہرت حاصل ہوئی۔ مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ ہوا۔ ان کی رباعیات میں آمرزشِ گناہ، توبہ و استغفار، اخلاق و تصوف، حسن و عشق ہر قسم کے مضامین پائے جاتے ہیں۔ مگر بادہ و مینا اور بے ثباتیِ دنیا ان کے خاص موضوعات ہیں۔

تعارفِ شاعر : افسؔر سبزواری کا نام محمد ہاشم میرزا اور تخلص افسر تھا۔ ان کے والد کا نام نور اللہ میرزا تھا۔ وہ ۱۲۹۷ھ میں سبزوار میں پیدا ہوئے۔ افسؔر دورِ قاچار کے ایک ادیب اور شاعر تھے۔ انھوں نے ابتدا میں منطق، معنی و بیان، بدیع و ریاضیات کا علم حاصل کیا۔ وہ فارسی ادبیات کے عالم تھے۔ جوانی کے زمانے سے ہی انھیں شعر کہنے میں دلچسپی تھی۔ وہ رباعی اور قطعہ میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ افسؔر کے اشعار عام طور پر رواں اور پیچیدگی و تکلف سے پاک ہوتے ہیں جن میں وہ اخلاقی، اجتماعی اور وطنی موضوعات کو برتتے ہیں۔ ۱۳۵۹ھ میں ۶۲ رسال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا اور شہر 'رے' میں سپردِ خاک ہوئے۔

تعارفِ شاعر : سرمؔد (وفات ۱۶۶۱ء) سرمؔد کا شمار فارسی کے ان گنے چنے شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے رباعی جیسی مشکل صنف کو اپنے خیالات کے اظہار کا وسیلہ بنایا۔ ان کے سن پیدائش کا پتہ نہیں چلتا۔ لوگوں کو سرمؔد کے حالاتِ زندگی کا بہت کم علم ہے۔ ان کا آبائی وطن 'کاشان' تھا۔ وہ نسلاً یہودی تھے۔ انھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی نام محمد سعید اختیار کیا۔ وہ تجارت کی غرض سے شاہجہاں کے دور میں ہندوستان آئے اور سندھ کے شہر ٹھٹھہ میں قیام پذیر ہوئے۔ بعد میں وہ دہلی آئے جہاں انھیں شہرتِ عام حاصل ہوئی۔ اورنگ زیب کے زمانے میں سرمؔد کی غیر شرعی حرکات کے سبب علما نے ان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ انھیں جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں کے قریب قتل کیا گیا اور وہیں دفن کیا گیا۔ ان کی رباعیات جذب و سرمستی کا مرقع ہیں۔

(۱)

غم چند خوری بکارِ ناآمدۂ خویش
رنج ست نصیبِ مردمِ دور اندیش
خوش باش و جہان تنگ مکن بر دلِ خویش
کز خوردنِ غم قضا نگردد کم و بیش

(عمر خیاؔم)

(۲)

ای دل ! رہِ بیهوده چرا می پوئی
راهی که نمی رَوی چرا می جوئی
ای دل گفتی ز عاشقی توبه کنم
کاری که نمی کنی چرا می گوئی

(افسؔر سبزواری)

(۳)

یا رب ز کرم به بخش تقصیرِ مرا
مقبول بکن نالۂ شب گیرِ مرا
پیری و گناهی ماجرائیست عجب
لطفِ تو کند چارۂ تدبیرِ مرا

(سرمؔد)

فرہنگ (Glossary)

عمر خیاؔم:

مردم	لوگ	People
دور اندیش	دور کا سوچنے والا	Far-sighted
خوش باش	خوش رہو	Be happy

افسؔر سبزواری:

بیهوده	بے کار	Useless
پوئی	تو دوڑے	Run
جوئی	تو ڈھونڈے	Search, find

سرمؔد:

تقصیر	گناہ	Sin, fault
نالۂ شب گیر	رات کا رونا	Weeping at night
پیری	بڑھاپا	Oldage
چارۂ تدبیر	کسی مسئلے کا حل	Solution

Exercise / پرسش

رباعی ۱:

۱۔ خیاّم نے رباعی میں جو پیغام دیا ہے، اسے اُردو یا انگریزی میں لکھیے۔

Write the message given by 'Khayyam' through this Rubai in Urdu or English.

۲۔ رباعی سے مصدر تلاش کر کے لکھیے۔

Find infinitive from the Rubai.

۳۔ درج ذیل شعر میں سے ہم معنی الفاظ لکھیے۔

Find synonyms from the following couplet.

غم چند خوری بکارِ ناآمدۂ خویش

رنج ست نصیبِ مردمِ دور اندیش

رباعی ۲:

۱۔ 'رہِ بیھودہ'، ترکیب کی تشریح کیجیے۔

Explain the term : 'رہِ بیھودہ'

۲۔ اس رباعی کے پیغام کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

Write the message conveyed through this Rubai in your own words.

۳۔ اس رباعی کے شاعر کا نام لکھیے۔

Write the name of poet of this Rubai.

رباعی ۳:

۱۔ اس رباعی میں شاعر نے جو پیغام دیا ہے، اسے تحریر کیجیے۔

Write the message of the poet given through this Rubai

۲۔ 'نالۂ شب گیر' اس ترکیب کی وضاحت اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔

Define the term 'نالۂ شب گیر' in Urdu or English.

۳۔ درج ذیل الفاظ کی ضد رباعی سے تلاش کر کے لکھیے۔

Find antonyms of the following words from Rubai.

ستم ، ثواب ، شباب

۱۵۔ قطعات

تعارفِ شاعر : ابنِ یمین : امیر فخر الدین محمود معروف بہ ابنِ یمینؔ ۱۲۸۶ء میں خراسان میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنے والد کے زیر سایہ ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ وہ سلطان خدا بندہ کے عہد میں خراسان آئے۔ وہ اپنے زمانے کے زبردست عالم تھے۔ خوش قسمتی نے انھیں خواجہ علاؤ الدین محمد کے دربار میں اعلیٰ عہدہ دلایا۔ ابنِ یمین، شیخ حسن نامی روحانی بزرگ کے مرید ہوئے۔ ابنِ یمین کے قطعات بہت مشہور ہیں۔ وہ ۱۳۴۲ء کی ایک جنگ میں گرفتار ہوئے اور اسی دوران ان کی نظموں کا دیوان ضائع ہو گیا۔ قطعہ نگاری میں انھیں ملکہ حاصل تھا۔ ایران میں ان کا تعارف صوفی شاعر کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

تعارفِ شاعر : فضولیؔ : نام محمد سلمان فضول، تخلص فضولیؔ۔ ۱۴۸۰ء میں مولانا محمد حکیم ملا فضولی کے خانوادے میں، کربلا (عراق) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مفتی تھے، ابتدائی تعلیم انھی سے حاصل کی۔ انھوں نے رحمت اللہ نامی عالم سے عربی تعلیم حاصل کی اور حسیبیؔ نامی شاعر سے ادبی علوم حاصل کیے۔ وہ عربی، فارسی اور ترکی زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔ ان تینوں زبانوں میں ان کے دیوان موجود ہیں۔ وہ طب میں بھی یدِطولیٰ رکھتے تھے۔ ۱۵۵۶ء میں طاعون کی وبائی بیماری میں ان کا انتقال ہوا۔

تعارفِ شاعر : عادلؔ ناگپوری : عادلؔ ناگپوری کا نام سیّد محمد عبدالعلی اور تخلص عادلؔ تھا۔ وہ ۱۸۲۳ء میں ناگپور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے دینی اور علمی ماحول میں تعلیم و تربیت پائی اور ابتدائی تعلیم اپنی والدہ سے حاصل کی۔ انھوں نے قرآن حفظ کیا اور قرأت و تجوید کا فن سیکھا۔ بعد ازاں مدرسہ رسولہ (ناگپور) سے اُردو، فارسی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ وہ راجا رگھوجی بھونسلے ثالث کی انتظامیہ میں نائب رسالدار کے منصب پر فائز ہوئے۔ بھونسلے حکومت کا چراغ گل ہو جانے کے بعد وہ کھیتی باڑی کی آمدنی پر گزر بسر کرنے لگے۔ عادلؔ نے اپنی ایک مثنوی میں اپنی تیرہ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ اُردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ ان کا فارسی کلام 'دیوانِ عادلؔ ناگپوری' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ۱۸۹۴ء میں گردے کی بیماری کی وجہ سے ناگپور میں ان کا انتقال ہوا۔

(۱)

سودِ دنیا و دین اگر خواهی — مایهٔ هر دو شان نکوکاریست
راحتِ بندگانِ حق جُستن — عین تقویٰ و زهد و دینداریست
گر درِ خلد را کلیدی هست — بیش بخشیدن و کم آزاریست

(ابنِ یمینؔ)

(۲)

دام دردست و بلا دائرهٔ قید جهان — عارف آنست کزین دائره بیرون باشد
همهٔ عمر براحت گذراند اوقات — فارغ از دغدغهٔ گردشِ گردون باشد
نه در آن فکر که آیا چه کنم چون سازم — نه در آن قید که یا رب چه شود چون باشد

(فضولیؔ)

(۳)

به شنو نصیحتِ من، هنر ای پسر بیاموز | زهنر به صحبتِ شه ، به شود ترا رسائی
مَثَلے زنند دانا ، بحقِ تمام نادان | کفِ بی هنر بباشَد ، همه کفچۂ گدائی

(عادِلؔ ناگپوری)

فرہنگ (Glossary)

قطعہ ۱:

بندگانِ حق	نیک بندے، خدا کے بندے	Pious people
کلید	چابی، کنجی	Key
بخشیدن	معاف کرنا	To forgive

قطعہ ۲:

دام	جال	Net
عارف	جاننے والا، واقف	One who knows
فارغ	آزاد، بری	Free
دغدغہ	فکر، تشویش، وسوسہ	Worry, disturbance
گردون	آسمان، فلک	Sky

قطعہ ۳:

مَثَل زدن	کہاوت بیان کرنا، مثال دینا	To cite an example or proverb
کفِ بی هنر	ہنر نہ رکھنے والی ہتھیلی (ہاتھ)	Unskilled hand
کفچہ	ڈوئی، کفگیر، کشکول، کاسہ	Ladle, skimmer, bowl

پرسش / Exercise

(ا)

۱۔ قطعے سے مصدر تلاش کر کے لکھیے۔

Find infinitive from the 'Quita'.

۲۔ اس قطعے کا مرکزی خیال چند جملوں میں اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔

Write the central idea of this 'Quita' in few sentences in Urdu or English.

۳۔ اس شعر کی تشریح اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔ Explain the following couplet in Urdu or English.

راحتِ بندگانِ حق جُستن
عین تقویٰ و زهد و دینداریست

(۲)

۱۔ درج ذیل الفاظ کی ضدیں لکھیے۔ Write antonyms of the following words.

اَندرون ، کلفت ، رِھائی

۲۔ اس قطعے کے پیغام کو اُردو یا انگریزی میں بیان کیجیے۔
Write the central idea of this 'Quita' in few sentences in Urdu or English.

۳۔ 'دائرۂ قیدِ جھان' اس ترکیب کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔
Define the term 'دائرۂ قیدِ جھان' in your own words.

(۳)

۱۔ اُردو یا انگریزی میں اس قطعے کے بنیادی خیال پر روشنی ڈالیے۔
Explain in Urdu or English the central idea of this 'Quita'.

۲۔ 'کفچۂ گدائی' اِس ترکیب کی اُردو یا انگریزی میں وضاحت کیجیے۔
Explain the term 'کفچۂ گدائی' in Urdu or English.

سرسری مطالعه

۱- طبیبِ وظیفه شناس

در عهدِ یکی از خلفای عباسی پزشکی بود که خلیفه به حذاقتِ او اعتمادِ کامل داشت، لیکن بیمناك بود که مبادا او را با پادشاهانِ دیگر رابطه باشد و بتحریكِ آنها در پیِ هلاكِ او بر آید۔ برای اینکه از چنین اندیشه ای فارغ شود خواست او را امتحان کند۔

روزی وی را بخلوت خواند و گفت مرا دشمنی است که نمی خواهم آشکارا بقتلش برسانم۔ داروئی کُشنده بساز و بیاور تا باو بخورانم۔ طبیب گفت این از من بر نمی آید۔ روزی که من شغلِ طبابت را برگُزیدم تصور نمی کردم جز دوای سودمند از من به خواهند۔ برین جهت دواهای مضر نیاموخته ام۔ اگر خلیفه جز آن خواهد اجازه دهد که بروم و بیاموزم۔ خلیفه گفت این بطول می انجامد۔ خلاصه هر قدر خلیفه اصرار کرد از طبیب همان پاسخِ نخستین شنید۔ ناچار بحبسِ او فرمان داد۔

طبیب یك سال در زندان ماند و در آن مدت به مطالعهٔ کتب، خود را مشغول میداشت و از حبس شکایت نمی کرد۔ پس از یك سال خلیفه گفت او را حاضر ساختند و مال بسیار با شمشیر مقابلِ او نهادند۔ آنگاه گفت آنچه از تو خواسته ام امری است که صلاحِ مملکت در آنست و مرا از آن چاره نیست۔ اگر فرمانِ مرا اطاعت کنی این مال و چندین برابر از آنِ تو خواهد بود وگرنه می فرمایم با این تیغ گردنت را بزنند۔ طبیب بر آنچه نخست پاسخ داده بود کلمه ای نیفزود۔ خلیفه گفت ترا خواهم کشت۔ گفت بآنچه خدا خواسته باشد راضیم۔

خلیفه در این تبسم کرد و باو گفت دل خوش دار که آنچه تاکنون کرده ام برای آزمائشِ تو بود۔ من از کید پادشاهان بیمناکم و می خواستم بر تو اعتماد داشته باشم و از دانشِ تو با خاطری آسوده بهره مند شوم۔ طبیب خلیفه را سپاس گفت۔ خلیفه گفت اکنون بگوی چه چیز ترا بر آن داشت که از خشم و تهدیدِ من نترسیدی و فرمانِ مرا اطاعت نکردی؟ طبیب گفت: دو چیز، یکی دینِ من که حکم می کند بادشمنان نکوئی کنم تاچه رسد بدوستان۔ و دیگر صنعتِ من که برای نفعِ مردم و حفظِ جانِ آنها بوجود آمده است۔ و ما طبیبان را قانونی ست که چون به خواهیم بکسی اجازهٔ معالجهٔ امراض دهیم نخست از او پیمان می گیریم که صنعتِ خود را در آزارِ مردم بکار نبرد و داروی کشنده نسازد و بکس نیاموزد۔ و من نتوانستم بر خلافِ دین و پیمانِ خود رفتار کنم۔ خلیفه چون این بشنید او را بنواخت و محلِّ اعتمادِ خود قرار داد۔